لوحِ پیشانی پر جلی خط میں 'لامقصدیت' لکھی ہوتی ہے۔ میں جب ماحول میں پریشان فکری، آوارہ نگاہی، تشدد پسندی، اشاعتِ جرم، تشکیک و بے یقینی، خوف وحزن اور یاس وقنوط کے رنگ دیکھتا ہوں تو میرے اندر یہ سوال بار بار اُبھرتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟" (ص ۱۹۱)۔ "تحریکی وانقلابی شعور کا اوّلین دائرہ عمل، علم وفکر کا میدان ہے۔ ہمیں علمی حیثیت سے یہ واضح کرنا ہے کہ اسلامی ثقافت کی فکری بنیادیں کیا ہیں؟ پھر گہری نظر سے جائزہ لینا ہے کہ ہمارا سرمایۂ ثقافت کیا ہے؟ اور اس میں سے کتنا حصہ قابلِ قدر ہے، جسے نامطلوب کوڑے سے الگ کر کے ساتھ لینا ہے۔ [اس] کے ساتھ ہمیں اپنے حال پر بھی ناقدانہ نگاہ ڈال کر یہ دیکھنا ہے کہ آج ہمارے ثقافتی کباڑ خانے میں کیا کچھ بھرا پڑا ہے...... ان کی تطہیر کیسے ممکن ہے؟" (ص ۲۵۲)۔ "ہمارے تحریکی وانقلابی شعور کا دوسرا دائرہ عمل نظامِ تعلیم وتربیت ہے۔ اپنی ثقافت کے بارے میں ہم جو جو کچھ علمی حیثیت سے طے کرتے جائیں، ان سارے فیصلوں کو ہمیں اپنے نظامِ تعلیم وتربیت میں سمو دینا چاہیے۔ انھی کے مطابق ہمیں اپنی موجودہ اور آیندنسلوں کے دل و دماغ، ان کے جمالیاتی ذوق اور ان کے ثقافتی مزاج کو ڈھالنا چاہیے" (ص ۲۵۳)۔ ان تین اقتباسات سے مصنف کے فکری تعمق اور دائرۂ خیال کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ یوں اس کتاب کے مندرجات پاکستان کے تعلیمی وثقافتی پالیسی سازوں کی رہنمائی کے ساتھ معلمین ومربیّین کے لیے روشنی کے چراغ مہیا کرتے ہیں۔

کتاب کے مرتبین ڈاکٹر مشتاق الرحمٰن اور نوید اسلام، ہم سب کے شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے مصنف کی اِن قیمتی تحریروں کو مربوط اور سائنٹی فک انداز سے مرتب کر کے، اس کتاب کے روپ میں پیش کیا۔ (سلیم منصور خالد)

Essays on Muslims and The Challenges of Globalization، مرتبین: خالد رحمٰن، عرفان شہزاد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، بلاک ۱۹، مرکز F-7، اسلام آباد۔ صفحات: ۴۵۰۔ قیمت: درج نہیں۔

پینے کے پانی سے لے کر بڑے بڑے مسافر طیاروں کی خرید وفروخت تک کاروباری معاملات انتہائی منظم اداروں کے ہاتھ میں چلے گئے ہیں۔ چھوٹی کمپنیاں بیک وقت کئی ممالک میں